

سے کون سی چھپی ہوئی مٹھی کہ آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت پیش آئی۔ مطلب یہ کہ ردے سخن خدا کی طرف نہ سہی، مگر اپنی دردناک حالت بیان کرنا بھی تو اک گونہ شکوہ ہی ہے۔

۲۔ شرح : یقیناً میں تسلیم درمنا کی خوبیوں کا قائل ہوں اور خوب سمجھتا ہوں کہ صحیح مسلک و طریق یہی ہے۔ جو کچھ پیش آئے، اسے خدا کی طرف سے سمجھا جائے اور اس پر کوئی جزع و فزع یا دوا دینا نہ کیا جائے، لیکن مصیبت یہ ہے کہ میرے حصے میں جو رنج و غم آئے، وہ میری طاقت برداشت سے بہت زیادہ ہیں۔ پھر سر کیوں نہ پیٹوں ؟۔

۳۔ شرح : غنیمت سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جزا کا دن مقرر کر رکھا ہے اور ہم اس امید پر زندگی بسر کریں گے کہ آخر ایک دن حساب کتاب ہوگا اور ہم نے جو مصیبتیں برداشت کیں، ان کا بھی صلہ ملے گا۔ فرض کر لو کہ اس زندگی کی طرح وہاں بھی ہم کوئی صلہ نہ پائیں، مگر روز جزا کی امید پر زندگی تو بسر ہو جائے گی۔

۴۔ شرح : کوئی ایسا دوست ہی موجود نہیں، جو ہمارے دل و جگر کے زخموں کی مرہم پٹی کرے۔ خیر، دوست نہیں تو نہ سہی، لیکن دوا دار و مرہم پٹی کی آرزو تو موجود ہے۔

۵۔ شرح : دیکھیے، ہمارے محبوب نے غیر سے کتنا اچھا نباہ کیا ! اس سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ اس میں وفا کی خصلت موجود ہے، ہم سے وفا کا برتاؤ نہیں کیا تو نہ سہی، کسی سے کیا تو سہی۔

۶۔ شرح : اے کاتبِ تقدیر ! تو نے ازل کے روز جو کچھ میرے لیے لکھ دیا، اسے برابر اپنے نامہ اعمال میں نقل کرتا چلا جا رہا ہوں۔

گویا یہاں جبریوں کا عقیدہ واضح کیا، یعنی یہ کہ انسان مختار نہیں، مجبور ہے۔ جو کچھ اس کے مقتدر میں روزِ ازل سے لکھ دیا گیا ہے، وہی کرتا رہتا ہے۔

بیان کا کمال یہ ہے کہ یہ نہیں کیا، جو کچھ لکھا گیا ہے، وہی کر رہا ہوں بلکہ کیا :